سوال

میں نے کئی برس قبل ایک شخص سے شادی کی، اورشادی سے قبل میرے اس سے تعلقات تھے، اوراللہ تعالی سے ہم نے اس سے توبہ کرلی ہے، اس نے دومرتبہ دوسری شادی کی ہے، اوران دونوں حالتوں میں ہی اس کی شادی شھوت کی وجہ سے تھی۔ مشکل یہ ہے کہ وہ پچھلے رازافشاں کرتا (مجھے یہ علم ہے کہ مسلمان پرواجب ہے کہ وہ پچھلے رازافشاں نہ کرے) اس شخص نے اسلام سے قبل بھی کئی ایک بارشادی کی، اوراب اسلام کووہ اپنے اس فعل کا مبرر بناتا ہے کہ اسلام میں چارشادیاں کی جاسکتی ہیں، وہ مجھے تویہ کہتا ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہے، لیکن میرا اعتقاد ہے کہ وہ میرے اخلاق اورمجھ پرعادی ہوچکا ہے، لیکن اپنی دوسری بیوی سے میرے جیسا برتاؤ نہیں کرتا وہ مجھے اپنی دوسری بیوی کے بارہ میں ایسی باتیں کرتا ہے جو میں نہیں سننا چاہتی۔ دونوں شادیاں خفیہ اورمشتبہ طریقے سے انجام پائی ہیں، اس نے ایک بارکہا کہ وہ ایک دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے اوراسلام بھی اس کی اجازت دیتا ہے، لیکن وہ صرف تبدیلی کےلیے کچھ مدت تک شادی کرتا ہے، توکیا اس کےلیے جائز ہے وہ شادی کرے اورجب چاہے طلاق دے ڈالے ؟ ہماری کوئی اولاد نہیں توکیا میرےلیے جائز ہے کہ میں اس سے طلاق حاصل کرلوں کیونکہ اس حالت میں میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی اورپھرمجھے اپنے خاوند کی محبت اوراس کی رغبت بھی نصیب نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اوردوروو سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

اول :

خاونداور بیوی پریہ واجب اورضروری ہے کہ وہ اپنے رازوں کی حفاظت کریں، اورخاص کروہ جوجماع اورایک دوسرے سے خصوصی تعلق کے ہوتے ہیں، بیوی اپنے خاوند کے رازوں کی امین ہے اوراسی طرح خاوند اپنی بیوی کے رازوں پرامین ہے۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صل اللہ علیہ وسلم مردوں کے پاس آئے اورفرمانے لگے :

کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جواپنی بیوی کے پاس جائے اوردروازہ بند کرکے اپنے اوپر پردہ ڈالے، اوراللہ تعالی کے پردہ کے ساتھ وہ بھی پردہ میں رہے ؟

توصحابہ کرام کہنے لگے : جی ہاں۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : پھروہ اس کے بعد بیٹھتا اوریہ کہتا ہے کہ میں نے ایسے کیا، میں نے ایسے کیا ؟

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ خاموش ہوگئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرعورتوں کے پاس گئے اورفرمانے لگے :

کیا تم میں سے بھی کوئی ایسی ہے جویہ باتیں کرتی ہے ؟

تووہ سب عورتیں بھی خاموش ہوگئیں۔

ایک نوجوان لڑکی اپنے ایک لھٹنے پر بیٹھی اور اونچی ہوئی تا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھیں اور اس کی بات کو سن سکیں، اور کہنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یقینا مرد ایسی باتیں کرتے ہیں اور بلاشبہ یہ عورتیں بھی ایسی باتیں کرتی ہیں۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا تمہیں علم ہے کہ اس کی مثال کیا ہے ؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اس کی مثال اس شیطانی کی ہے جو شیطان سے کسی گلی اور راستے میں ملے اور لوگوں کے سامنے ہی اس سے اپنی حاجت پوری کر کے چلتی بنے۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (2174) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (7037) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

دوم :

اور آپ کے خاوند کا تبدیلی کی غرض سے شادی کرنا جیسا کہ آپ کہتی ہیں یہ طلاق کی نیت سے شادی کرنا ہے جو کہ عورت اور اس کے اولیاء سے دھوکہ اور فراڈ ہے۔

شیخ محمد رشید رضا رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

علماء سلف اور خلف کی متعہ کی ممانعت کے بارہ میں جو سختی ہے وہ اس کی متقاضی ہے کہ طلاق کی نیت سے نکاح بھی ممنوع ہو، اگرچہ فقہاء کرام کا یہ کہنا ہے کہ جب عقد نکاح میں کسی شخص نے وقت معین کی نیت کی اور اسے عقد کے صیغہ میں مشروط نہ رکھا تو اس کا نکاح تو صحیح ہوگا لیکن یہ دھوکہ اور فراڈ شمار ہوگا۔

جو کہ اس عقد نکاح سے زیادہ باطل ہونے کے لائق ہے جس میں خاوند، بیوی اور اس کے اولیاء کی رضامندی سے وقت کی تعیین ہوتی ہے، اور اس میں کوئی اور فساد والی چیز تو نہیں صرف یہ ہے کہ اس عظیم بشری رابطے سے کھیلنا ہے جو کہ انسانوں کے درمیان رابطہ ہے۔

اور اس میں شہوات کے پیچھے چلنے والی عورتوں اور مردوں کو اپنی شہوات پوری کرنے کے مواقع فراہم کرنے ہیں، اور اس پر جو کچھ منکرات مرتب ہوتی ہیں۔

اور وہ نکاح جس میں یہ شرط (تعیین وقت) نہ ہو وہ دھوکہ اور فراڈ پر مبنی ہوگا اس کی بنا پر اور بھی کئی قسم کے فساد و منکرات مرتب ہونگے، جن میں عداوت و دشمنی، بغض و کینہ اور حسد، اور ان سچے لوگوں سے جو حقیقتا شادی کرنا چاہیے ہیں کی سچائی کا خاتمہ اور ان پر عدم اعتماد وغیرہ۔

جو کہ خاوند اور بیوی دونوں کے لیے پاکبازی اور اس کا اخلاص ہے، اور ان کا آپس میں امت مسلمہ کے گھروں میں سے ایک گھر کی تاسیس اور اسے تعمیر کرنے میں تعاون ہے۔ دیکھیں فقہ السنۃ لسید سابق (39/2)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کی بھی اس شادی کی تحریم میں اسی طرح کی کلام ہے، ان کا کہنا ہے :

پھر یہ قول (یعنی جواز والا قول) ایسا ہے کہ جس سے کمزور ایمان والے لوگ اپنی غلط اور خراب قسم کی اغراض پوری کرنے کا موقع پائیں گے اور فرصت حاصل کریں گے، جیسا کہ ہم نے سنا ہے کہ کچھ لوگ سالانہ چھٹیوں میں دوسرے ممالک میں صرف جاتے ہی اس نیت سے ہیں کہ وہ طلاق کی نیت سے شادی کریں۔

اور مجھے تو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض تو صرف ان چھٹیوں میں ہی کئی ایک شادیاں کرتے ہیں، گویا کہ وہ اپنی شہوت پوری کرنے ہی گئے تھے جو کہ ہوسکتا ہے زنا کے مشابہ ہو اللہ تعالی اس سے بچا کر رکھے۔

تواس لیے ہماری رائے ہے کہ اگراس کے جواز کا بھی کہا جائے تو یہ اس لائق نہیں کہ یہ دروازہ کھول دیا جائے اس لیے کہ یہ جوکچھ میں نے ذکر کیا ہے اس کا ذریعہ بن چکا ہے ۔

اورمیں اپنی رائے کے بارہ میں کہتا ہوں :

عقد نکاح تو صحیح ہے لیکن اس میں دھوکہ اورفراڈ ہے ، تواس ناحیہ سے یہ حرام ہوگا ۔

اس میں دھوکہ اورفراڈیہ ہے کہ اگر عورت اوراس کے ولی کوخاوند کی نیت کا علم ہوجائے کہ اس کی صرف نیت یہ ہے کہ وہ اس سے کھیل کراسے طلاق دے دے گا تووہ کبھی بھی اس سے شادی نہ کریں ، تواس طرح یہ ان کےلیے دھوکہ اورفراڈ ہوگا ۔

اوراگروہ انہیں یہ بتاتا ہے کہ وہ جتنی دیراس ملک میں رہے گا وہ اس کے ساتھ رہے اوروہ لوگ اس پر متفق ہوجائیں تو یہ نکاح متعہ ہوگا ۔

اس لیے میں تواسے حرام سمجھتا ہوں ، لیکن اگرکسی نے ایسی جرات کی اوریہ کام کرلیا تواس کا نکاح صحیح ہے لیکن وہ گنہگار ہوگا ۔

لقاء الباب مفتوح (ملاقات کا دروازہ کھلا ہے) سوال نمبر (1391) ۔

سوم :

اوراس کا خفیہ طریقے سے شادی کرنے میں اگر تو عورت کا ولی اوردو گواہوں کی موجودگی میں ہواوراس طرح عقد نکاح ہوا ہو تو یہ نکاح صحیح ہے ، لیکن اگر یہ نکاح عورت کے ولی کے بغیر ہی ہوا ہے اوریا پھر گواہ نہیں تھے تو یہ نکاح صحیح نہیں ۔

آپ مزید تفصیل کےلیے سوال نمبر (7989) اور (2127) کا بھی مطالعہ کریں ۔

چہارم :

ہم آپ کے خاوند کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر یعنی بیوی کے معاملہ میں اللہ تعالی سے ڈرے اوراس کا تقوی اختیار کرے ، اورلوگوں کی عزت کے بارہ میں بھی اسے اللہ تعالی کا ڈر ہونا چاہیے ، اوراسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اس طرح کا کھیل اورغلط کام اس کےلیے جائز نہیں ، شادی ایک سکون ، اوررحمت اورمحبت ومودت کا نام ہے تواس لیے اسے صرف شہوت پوری کرنے کا ذریعہ ہی نہیں بنالینا چاہیئے اورپھر اس عورت کوحسرت ویاس میں چھوڑدیا جائے ۔

ہم آپ کو بھی یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے خاوند کواس بات سے منع کرنے میں نرمی سے کام لیں ، اوراپنے گھر کو مستقل طورپر قائم رکھنے کی کوشش کریں ، اورخاوند کی نیت کے بارہ میں جوکچھ آپ نے ذکر کیا ہے اس کی صحت کے بارہ میں تحقیق کریں کہ آیا واقعتا اورشادی کرنے اورجوکچھ آپ کوپتا نہیں لگتا اس کے بارہ میں اس کی نیت اورمقاصد ایسے ہی ہیں یا کہ نہیں ۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ عورت اپنے خاوند میں کسی اورکے شریک ہونے کی غیرت کی بنا پر کبھی چھوٹی سی بات کو بھی بڑا سمجھنے لگتی ہے ، اوربعض اوقات اس میں شیطانی وسوسے بھی شامل ہوتے ہیں تا کہ مسلمان گھرانے کوتباہ کرسکے ۔

توآپ اس معاملہ کوکچھ سوچ سمجھ کرلیں اورخاص کر نیت کا مسئلہ جس میں آپ کوکچھ علم نہیں ہوسکتا جوکہ آپ سے غیب ہے ، اوراللہ تعالی سے آپ دعا کرتی رہیں کہ وہ آپ کواس معاملہ کی حقیقت دکھائے ، اورآپ اس کے ساتھ رہنے یا پھر اس سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارہ میں اپنے رب سے استخارہ کریں ۔

اورآپ یہ بھی غوروفکر کریں کہ اگر آپ کوطلاق ہوجاتی ہے تواس پر کیا کچھ مرتب ہوگا اورانجام کیا ہوگا تا کہ آپ کوعلم ہوسکے کہ آپ کےلیے علیحدگی بہتر ہے یا کہ صبر کرتے ہوئے

خاوند کے ساتھ رہنا ہی بہتر ہے ، اوراگر آپ اسےاپنے بیان کردہ اسباب کی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتیں توآپ اس سے علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہیں ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

27104